قانون

6

(Law)

انشائی ...... حصہ اول

سوال: قانون کی تعریف' اس کی خصوصیات اور ماخذ بیان کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2013ء'2014ء'لاہور بورڈ 2015ء'2017ء)

جواب : قانون کا تعارف: معاشرتی تصادم کو روکنے کے لیے ہر معاشرے میں چند اصول و قواعد پائے جاتے ہیں تاکہ ان قواعد و ضوابط پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کے افراد میں امن و امان کی فضا قائم رہے۔ حکومتی سطح پر قواعد و ضوابط کا نفاذ قانون کہلاتا ہے۔

مفہوم: لفظ'' قانون'' عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ قدیم یونانی لفظ (Kanon) سے اخذ کیا گیا ہے اور اس سے مراد قاعدہ یا دستور ہے۔

قانون کی تعریف (Definition of Law)

مختلف مفکرین نے قانون کی مختلف انداز میں تعریف کی ہے۔ چند مستند تعریفیں درج کی جاتی ہیں:

1- وڈرو ولسن (Woodrow Wilson): '' قانون ہمارے مسلمہ خیالات و عادات کا وہ حصہ ہے جو یکساں قاعدوں کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہو اور جسے حکومت کی پشت پناہی حاصل ہو۔''

2- پروفیسر ہالینڈ (Prof. Holland): '' قانون خارجی افعال کا وہ عام قاعدہ ہے جسے سیاسی مقتدر اعلیٰ نے نافذ کیا ہو۔''

3- سالمنڈ (Salmond): '' قانون اصولوں کا ایسا ضابطہ ہے جسے ریاست نظام عدل کے قیام کے لئے تسلیم کر کے نافذ کرتی ہے۔''

4- آسٹن (Austin): '' قانون حاکم اعلیٰ کا وہ حکم ہے جو وہ رعایا کے لئے جاری کرتا ہے۔''

5- ٹی۔ایچ گرین (T.H. Green): '' حقوق و فرائض کا وہ نظام جسے ریاست نافذ کرتی ہے۔''

6- پاؤنڈ (Pound): '' ایسے اصولوں کا مجموعہ جسے ملکی اور مستقل عدالتی ادارے نظام عدل کے سلسلے میں نافذ کریں۔''

قانون کی خصوصیات (Characteristics of Law):

1- قانون صرف ظاہری افعال سے متعلق ہوتا ہے۔
2- قانون تمام افراد پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کوئی فرد یا گروہ اس سے مستثنیٰ نہیں۔
3- قانون ہمیشہ واضح اور ابہام سے پاک ہوتا ہے۔
4- قانون کو ریاست کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔
5- قانون کسی قوم کے مروجہ رسم و رواج اور مسلمہ خیالات پر مبنی ہوتا ہے۔

قانون کے ماخذ (Sources of Law): پروفیسر ہالینڈ کے مطابق قانون کے چھ ماخذ ہیں:

1- رسم و رواج (Customs or Usages): قانون کا قدیم ترین ماخذ رسم و رواج ہے۔ زمانہ قدیم میں تو تمام فیصلے رسم و رواج کی بنا پر کئے جاتے تھے۔ رسم و رواج سے مراد کام کرنے کے وہ طور طریقے ہوتے ہیں جنہیں لوگ نسل در نسل غیر شعوری طور پر کرتے چلے آ رہے ہوں۔ حتیٰ کہ

یہ ان کی عادات و خصائل بن گئے ہوں۔ چنانچہ معاشرے کی ایک واضح اکثریت کی تائید حاصل ہو جانے کے باعث انہیں قانونی درجہ دے دیا جاتا ہے اور پھر یہی رسوم ارتقائی منازل طے کرتی ہوئیں باقاعدہ قانونی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ دور حاضر میں بھی قوانین کی اکثریت رسم و رواج پر مبنی ہے۔

2- مذہب (Religion): رسم و رواج کی طرح مذہب کو بھی قانون کا ایک اہم ماخذ گردانا جاتا ہے۔ دور قدیم کے انسان کی پوری زندگی مذہب کے تابع تھی اور اس کے تمام خیالات و افعال کا سرچشمہ مذہب ہی تھا۔ رسم و رواج بھی مذہب کی عکاسی کرتے تھے۔ جب ریاست وجود میں آئی تو مذہب کو بنیادی حیثیت حاصل رہی اور ریاست کے حکمران مذہبی احکامات کو قانون کی شکل میں نافذ کرتے تھے۔ موجودہ زمانے میں بھی بیشتر قوانین مذہب کی روشنی میں وضع کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے تو تمام قوانین اسلامی شریعت کا حصہ ہیں۔

3- عدالتی فیصلے (Judicial Decisions): عدالتی فیصلے بھی قانون کے ماخذوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ بنیادی طور پر ججوں کا کام قانون کی تشریح کرنا اور خاص مقدمات پر ان کا اطلاق کرنا ہوتا ہے۔ بعض اوقات قانون واضح نہیں ہوتا اس لیے ابہام کی وجہ سے ایسے قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ جج صاحبان ایسے قانون کی تشریح کر کے نئے معنی پہنا دیتے ہیں اور مقدمے کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔

4- اصول معدلت یا انصاف و عدل (Equity and Justice): اصول معدلت یا انصاف و عدل سے مراد معقولیت اور راست بازی کے ساتھ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔ جب عدلیہ کے سامنے کوئی ایسا مقدمہ پیش ہو جس کے بارے میں ملکی قانون واضح نہ ہو یا بالکل خاموش ہو تو اس صورت میں جج صاحبان اپنی عقل سلیم سے کام لے کر انصاف کے تقاضوں کو پورا کر دیتے ہیں۔ بعد میں اسی نوعیت کے مقدمہ کی صورت میں پہلے فیصلے کو نظیر مانا جاتا ہے لہٰذا معقولیت اور عدل و انصاف قانون کا اہم ماخذ ہیں۔

5- علمی تشریحات (Scientific Commentaries): ماہرین قانون کی قانونی تشریحات بھی قانون کا ایک اہم ماخذ ہیں۔ بڑے بڑے قانون دان ملکی قانون کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے محاسن یا خامیوں پر بحث کرتے ہوئے ماہرانہ تبصرہ کرتے ہیں اور اپنی قانونی مہارت کی بنا پر آراء پیش کرتے ہیں۔ جج صاحبان ان کی آراء کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ عدالتی تنازعات کا تصفیہ کرتے وقت ان کی آراء اور مشہور فقہا کی کتابوں سے مدد لیتے ہیں انگلستان میں بلیک سٹون اور امریکہ میں سٹوری اور کینٹ کی آراء کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس طرح اسلامی دنیا میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی قانونی تشریحات کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قانون کی تدوین اور تجدید کے لئے فقہا کی آراء اور ان کی تشریحات قانون کے ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

6- مقننہ: موجودہ دور میں مقننہ کو قانون کا سب سے اہم ماخذ سمجھا جاتا ہے۔ آج کل قانون ساز اسمبلیاں ہی قوت کا سرچشمہ ہیں۔ گلکرائسٹ نے درست کہا ہے کہ قانون کا سب سے اہم ماخذ اسمبلی کے ذریعے قانون سازی ہے۔ قانون ساز ادارے بعض ممالک میں سارا سال قانون سازی میں مشغول رہتے ہیں۔ موجودہ دور میں اس طریقہ نے قانون سازی کے معاملے میں باقی سب ماخذوں پر فوقیت حاصل کر لی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسم و رواج، مذہب، علمی تشریحات، عدالتی فیصلے اور حق و انصاف کی افادیت کم ہو گئی ہے، مقننہ قانون سازی کے وقت ان ماخذوں کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔

سوال: قانون کی اقسام بیان کریں۔

☞ قانون کی کون کون سی اقسام ہیں؟ وضاحت کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2014ء، فیصل آباد بورڈ 2014ء، گوجرانوالہ بورڈ 2015ء)

جواب: قانون کی اقسام (Kinds of Law)

قانون کی دو بڑی اقسام ہیں:

1- بین الاقوامی قانون 2- ملکی یا قومی قانون

1- بین الاقوامی قانون (International Law): بین الاقوامی قانون سے مراد وہ قانون ہے جو تمام دنیا کی آزاد اور خود مختار ...

www.downloadclassnotes.com

ریاستوں کے باہمی تعلقات کی تشریح کرے۔ دنیا میں مستقل امن کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی قانون کی پابندی کی جائے۔ قانونی نقطہ نظر سے بین الاقوامی قانون کو قانون کا درجہ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس قانون کا نفاذ کرنے والا کوئی بااختیار ادارہ نہیں۔ تاہم بین الاقوامی امن وسلامتی کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی قانون کا احترام کیا جائے۔

2- ملکی یا قومی قانون (National Law): ریاست کی حدود کے اندر تمام سیاسی قوانین کو قومی قوانین کا درجہ دیا جاتا ہے۔ قومی قانون کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

i- دستوری قانون (Constitutional Law): یہ کسی بھی ریاست میں سب سے اعلیٰ وارفع قوانین کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دستوری قانون حکومت کے ڈھانچے اور اس کے فرائض کی تشریح کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں عوام کے بنیادی حقوق درج ہوتے ہیں۔ دستوری قانون تحریری اور غیر تحریری دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہے۔

ii- مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین (Statute Laws): ایسے قوانین، جنہیں ملک کی مقننہ وضع کرے تحریری قوانین کہلاتے ہیں۔ ملکی قانون کا بیشتر حصہ مقننہ کے وضع کردہ قانون پر مشتمل ہوتا ہے۔

iii- آرڈیننس (Ordinance): آرڈیننس یا حکم نامہ عارضی قانون ہوتا ہے جسے ایک خاص مدت کے لئے انتظامیہ کا سربراہ مثلاً صدر مملکت اپنے آئینی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے نافذ کرتا ہے۔ بعد میں آرڈیننس کو مقننہ سے منظور کروانا ضروری ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اسے کالعدم تصور کیا جاتا ہے۔

iv- رسمی قانون (Customary Law): رسمی قوانین بالعموم رسم ورِوایات پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کا نفاذ تحریری قانون کی طرح کیا جاتا ہے۔

v- عدلیہ کے بنائے ہوئے قوانین (Judiciary Made Laws): جج صاحبان عام طور پر قانون وضع نہیں کرتے۔ ان کا کام ابہام کی صورت میں قانون کی اس انداز میں تشریح کرنا ہے کہ ایک نیا قانون وجود میں آجائے۔ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ماتحت عدالتوں کے لئے نظیر ہوتے ہیں۔

vi- انتظامی قانون (Administrative Law): یہ قانون سرکاری ملازمین کے فرائض اور شہریوں اور ان کے باہمی تعلقات کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ قانون فرانس میں رائج ہے جہاں سرکاری عہدیداروں کے لئے الگ عدالتی نظام قائم ہے۔

vii- شخصی یا نجی قانون (Private Law): شخصی قانون ایسے قوانین کا مجموعہ ہے جو شہریوں کے باہمی تعلقات اور حقوق وفرائض کی تشریح کرے۔

viii- عوامی قانون (Public Law): عوامی قانون ایسے قوانین کا مجموعہ ہے جو فرد اور ریاست کے باہمی تعلقات سے متعلق ہو۔

ix- قانون فوجداری (Criminal Law): یہ قانون افراد اور ریاست دونوں سے متعلقہ جرائم اور ان کی سزا کے بارے میں ہوتا ہے۔

x- دیوانی قانون (Civil Law): دیوانی قانون افراد کے ایسے باہمی تنازعات کا تصفیہ کرتا ہے جو جائیداد املاک، مال اور معاہدات وغیرہ سے متعلق ہو۔

سوال: اسلامی قانون کے ماخذ کیا ہیں؟ تشریح کریں۔ (فیصل آباد بورڈ 2013ء)

جواب: تعارف: اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسانوں کیلئے اچھائی اور برائی کے راستے کی نشاندہی واضح کردی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کیلئے سرورکائنات حضرت محمد ﷺ پر قرآن کے ذریعے رشد وہدایت کا پیغام بھیجا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے جو ہر قسم کی غلطیوں سے پاک اور مبرا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

اسلامی قانون کے ماخذ
(Sources of Islamic Law)

اسلامی قانون کے ماخذ درج ذیل ہیں:

1- قرآن حکیم (Quran-e-Hakeem): قرآن حکیم اسلامی قانون کے ماخذوں میں سب سے بڑا' پہلا اور اصلی ماخذ ہے۔ اسلام کی بنیاد ہی قرآن حکیم ہے۔ اس میں مسلمان کے عقیدے کے مطابق انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور شعبوں سے متعلق بنیادی مسائل اور ان کا خاطر خواہ حل موجود ہے۔ قرآن میں موجود بنیادی قوانین قطعی اور حتمی ہیں۔ قرآن حکیم نسل انسانی کو اللہ کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے سے ملا ہے۔

2- حدیث وسنت (Hadith and Sunnah): اسلامی قانون کا دوسرا بڑا ماخذ حدیث وسنت ہے۔ حدیث حضور اکرمؐ کے جاری کردہ احکام اور اقوال ہیں اور سنت آپ ؐ کا عمل ہے۔ بعض اوقات کئی ایسے مسائل و معاملات سے سابقہ پیش آتا ہے جن کے بارے میں قرآن حکیم میں کوئی واضح رہنمائی نہیں ملتی۔ اس کے لئے رسول اکرمؐ خود ہی قرآنی احکامات کی تفسیر فرمایا کرتے تھے اور احکام جاری فرماتے۔

3- اجتہاد (Ijtehad): اسلامی قانون کا ایک اور ماخذ اجتہاد ہے۔ جن معاملات میں قرآن وسنت سے کوئی واضح حکم نہ ملے' ان کے متعلق اسلامی قوانین سمجھ کر شریعت کی روشنی میں کوئی حکم یا ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب حضور اکرمؐ نے یمن کا گورنر مقرر کیا تو دریافت فرمایا کہ تم فیصلے کیسے کرو گے؟ معاذؓ نے عرض کی قرآن وسنت کے مطابق۔ آپؐ نے پوچھا اگر قرآن وسنت سے بھی کوئی مسئلہ نہ ملے تو پھر کیسے کرو گے تو معاذ بن جبلؓ نے فرمایا اپنی عقل کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

4- اجماع (Ijma): اجماع اجتہاد ہی کی ایک قسم ہے۔ امت مسلمہ کے اصحاب علم وتدبر اور مجتہدین کا کسی شرعی حکم پر متحد ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔ یعنی اجتہاد عقلی فیصلے ہیں اور جب فقہا کا اجتہاد ایک ہی ہو تو اسے اجماع کہتے ہیں۔

5- قیاس (Analogy): اسلامی قانون کا ایک اور ماخذ قیاس ہے۔ ایسے معاملات کے بارے میں جن کے متعلق شریعت نے کوئی واضح حکم نہ دیا ہو لیکن ان سے ملتے جلتے معاملات کے متعلق حکم موجود ہو تو پھر قیاس سے قانون سازی کی جائے گی۔ بالفاظ دیگر قوانین کی تشریح وتوضیح میں انسانی عقل اور حکمت کو بھی ایک حد تک دخل حاصل ہے۔

6- خلفائے راشدینؓ کا عمل (Act of Caliphs): اسلامی قانون کا ایک ماخذ خلفائے راشدینؓ کا عمل ہے۔ حضرت عمرؓ کا یہ معمول تھا کہ پہلے کسی مسئلہ کو قرآن مجید سے تلاش کرتے تھے۔ اگر وہاں سے نہ ملتا تو لوگوں سے آنحضورؐ کی سنت یا اس بارے میں آپؐ کی کسی حدیث کے متعلق دریافت کرتے۔ اگر وہاں سے بھی اس مسئلے کا حل نہ ملتا تو پھر حضرت ابوبکرؓ صدیق کا عمل دیکھتے۔ پھر اس کے بعد اپنی سمجھ سے کام لیتے اور مسئلے کا حل تلاش کرتے۔ خلفا کو وہی عمل قابل قبول ہوتا تھا جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔

سوال: آزادی کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام بیان کریں۔

جواب: تعارف: لفظ آزادی (Liberty) لاطینی زبان کے لفظ (Liber) سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ''آزاد'' ہے۔ حقوق وفرائض کے مجموعے کا نام آزادی ہے۔ یعنی ہر شخص اپنے حقوق کو استعمال تو کرے لیکن دوسروں کے حقوق غصب نہ ہونے دے۔ فرد واحد جو آزادی سے مستفید ہو رہا ہے اس پر دوسروں کی آزادی کا احترام کرنا لازم وملزوم ہے۔

مختلف مفکرین نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ان میں سے زیادہ مشہور ومقبول تعریفیں درج ذیل ہیں:

1- گیٹل (Gettle): ''آزادی وہ فضا ہے جو حقوق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔''

2- لاسکی (Laski): ''آزادی ایسی فضا اور ماحول کو قائم رکھنا ہے جس میں افراد کو اپنی نشوونما کے مواقع نصیب ہوں۔''

3-سیلے (Seeley): ''آزادی موجودہ مہذب اور متمدن دور میں فرد کی خوشحالی کی لازمی ضمانت' معاشرتی صلاحیتوں اور اقدار پر پابندیوں کے نقدان کا نام ہے۔''

آزادی کی اقسام (Kinds of Liberty): مفکرین نے آزادی کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

1-فطری آزادی (Natural Liberty): فطری آزادی سے مراد فرد کی لامحدود آزادی ہے جس کے تحت وہ بغیر کسی بندش یا پابندی کے ہر کام کر سکے۔ یہ لامحدود اور مادر پدر آزادی انسانوں کو ریاست کے قیام سے پہلے فطری دور میں میسر تھی اور اسے فطری آزادی کا نام دیا گیا۔ ایسی آزادی کے تحت تو ہر شخص بلا سوچے سمجھے جو جی میں آئے گا کرتا رہے گا۔ اگر انسان کو لامحدود آزادی دے دی جائے تو اس سے ملک میں افراتفری اور لاقانونیت عام ہو جائے گی۔ چنانچہ موجودہ دور میں فطری آزادی کو غیر علمی تصور کیا جاتا ہے۔

2-معاشرتی آزادی یا شہری آزادی (Social Liberty): جو آزادی انسان کو معاشرے کا رکن ہونے کی حیثیت سے حاصل ہوتی ہے اسے معاشرتی یا شہری آزادی کہتے ہیں۔ اس کے تحت ہمیں حق زندگی' حق جائیداد' تحریر و تقریر کی آزادی' حق مساوات اور حق تعلیم وغیرہ حاصل ہیں۔ ان حقوق کے تحفظ کے لئے ریاست ایک قانونی نظام مرتب کرتی ہے۔ اس طرح شہری اپنے حقوق میں بے جا مداخلت کی صورت میں قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ گویا افراد کے حقوق کی حفاظت ریاست کا فرض ہے۔

3-سیاسی آزادی (Political Liberty): سیاسی آزادی سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص ملکی سیاسیات اور کاروبار حکومت میں بھرپور حصہ لے سکتا ہے۔ درحقیقت سیاسی آزادی اور جمہوریت ایک ہی چیز ہیں۔ گلکرائسٹ تو سیاسی آزادی کے تحت عوام کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنی پسند کا نظام حکومت اپنائیں۔ انتخابات میں حصہ لیں' اپنے ووٹ کا استعمال آزادانہ کریں' سرکاری ملازمتیں حاصل کر سکیں اور حکومت کے غلط اقدامات پر تنقید کر سکیں۔

4-معاشی آزادی (Economic Liberty): معاشی آزادی سے مراد حاجت مندی' غربت' بھوک اور افلاس سے نجات اور آزادی ہے۔ ریاست کا فرض ہے کہ وہ شہریوں کے لئے مناسب روزگار کے مواقع پیدا کرے۔ کیونکہ معاشی آزادی کے بغیر نہ ہی تو انہیں حکومت کے معاملات سے دلچسپی ہوگی اور نہ ہی جمہوری اداروں سے کسی قسم کا تعلق وابستہ کریں گے۔ لہٰذا معاشی بدحالی کی وجہ سے سیاسی اور معاشرتی آزادی ان کے لئے بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ موجودہ جمہوری دور میں معاشی آزادی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اپنے ووٹ کا استعمال صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو اپنا پیٹ بھرنے کے لئے دوسروں کا دست نگر نہیں۔ لہٰذا معاشرتی اور سیاسی آزادی کے تحفظ کے لئے معاشی آزادی بھی ناگزیر ہے۔

5-قومی آزادی (National Liberty): قومی آزادی سے مراد یہ ہے کہ ایک قوم کو اقتدار اعلیٰ حاصل ہو اور خارجی طور پر کسی دوسری قوم کے تابع نہ ہو' بلکہ ہر طرح سے خود مختار ہو۔ یعنی جب کوئی قوم اندرونی طور پر آزاد ہو اور خارجی معاملات میں ہر قسم کے دباؤ سے آزاد ہو تو اسے قومی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ قومی آزادی باقی تمام آزادیوں کا سرچشمہ ہے' کیونکہ اس پر باقی تمام آزادیوں کا انحصار ہے۔ کوئی قوم سیاسی' معاشی اور معاشرتی لحاظ سے اتنی دیر آزاد نہیں ہو سکتی جتنی دیر وہ مکمل طور پر خود مختار ریاست نہ ہو۔ مختصر الفاظ میں جو قوم اپنے داخلی اور خارجی معاملات میں خود مختار ہو اور اس کے اپنے پاس اقتدار اعلیٰ کے اختیارات ہوں' اسے قومی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

سوال: آزادی کا مفہوم اور اس کے تحفظات بیان کریں۔

جواب: **آزادی کا مفہوم (Meaning of Liberty)**

آزادی کے معنی ہیں ہر قسم کی رکاوٹوں' بندشوں اور پابندیوں کا انکار۔ بالفاظ دیگر آزادی سے مراد بے لگام اور لامحدود آزادی ہے' مگر ایسی شتر بے مہار آزادی انتشار' بدنظمی اور ریاست کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ آزادی عدم پابندی کا نام نہیں ہے بلکہ آزادی کی حفاظت اور بقا کے لئے پابندیوں کا وجود انتہائی ضروری ہے۔ آزادی منفی اور مثبت دو پہلو رکھتی ہے۔ لاسکی نے آزادی کے منفی پہلو کو اس طرح بیان کیا ہے ''آزادی سے میری مراد ان معاشرتی صلاحیتوں پر پابندیوں کا فقدان ہے جو موجودہ تہذیب یافتہ دور میں انسانی خوشحالی کی لازمی ضمانت ہے۔''

یعنی آزادی کا منفی پہلو یہ ہے کہ بے جا' نقصان دہ اور غیر منصفانہ پابندیاں نہ لگائیں جائیں۔ لاسکی کے نزدیک مثبت پہلو کے مطابق:

"آزادی سے مراد ایسی فضا کو برقرار رکھنا ہے جس میں افراد کو اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کے مواقع نصیب ہوں۔"

یعنی آزادی کا مثبت پہلو یہ ہے کہ ریاست کو ایسی فضا برقرار رکھنا ہے جس میں ہر شخص کو اپنی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے یکساں مواقع نصیب ہوں۔

آزادی کے تحفظات (Safeguards of Liberty): آزادی کے تحفظ کی خاطر چند حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1- قانون کی حکومت (Rule of Law): اس کا مطلب یہ ہے کہ قانون سب سے برتر و اعلیٰ ہے اور قانون کی نگاہ میں تمام لوگ مساوی ہیں اور کسی فرد کو قانون سے برتر نہیں سمجھا جاتا۔ یہ بلا امتیاز خاندان، رتبہ، امارت ہر ایک سے مساوی سلوک کرتا ہے۔ علاوہ ازیں قانون کی حکومت کا یہ مطلب بھی لیا جاتا ہے کہ قانون کسی شخص کو اس وقت تک سزا نہیں دیتا جب تک کہ کھلی عدالت میں اس کے خلاف قانون شکنی کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔

2- بنیادی حقوق (Fundamental Rights): آزادی کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ملکی دستور میں تمام شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے۔ یہ بنیادی حقوق دستور کے جزو ہوتے ہیں کہ جن میں آسانی سے ترامیم و تنسیخ مشکل ہے۔ اگر ایک شخص کو ان حقوق سے محروم کر دیا جائے تو وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتا ہے۔ لہٰذا حکومت کو عام حالات میں ان حقوق کا احترام کرنا پڑتا ہے۔

4- عدلیہ کی آزادی (Independence of Judiciary): آزادی کے تحفظ کی ایک ضروری شرط یہ بھی ہے کہ عدلیہ بالکل آزاد ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو عدالتیں اپنے فرائض کی انجام دہی میں انتظامیہ کے دباؤ سے آزاد ہوں۔ علاوہ ازیں عدلیہ کی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے بعض شرائط کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ مثلاً ججوں کی طویل مدت ملازمت، معقول آمدنی، معاشرے میں وقار اور مناسب تقرری کا طریقہ کار شامل ہو۔

5- علیحدگی اختیارات (Separation of Powers): آزادی کے تحفظ کے لئے یہ بات بھی بہت ضروری ہے کہ ملک کے اندر اختیارات صرف ایک ادارہ کے پاس نہیں ہونے چاہئیں بلکہ یہ اختیارات علیحدہ علیحدہ ہاتھوں میں ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کو اپنے اپنے دائرہ اختیار میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔

6- سیاسی بیداری (Political Consciousness): آزادی کے تحفظ کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ لوگوں میں سیاسی بیداری موجود ہو۔ انہیں اپنی آزادی اور حقوق کے قیام و بقا کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ جمہوری نظام میں عوام کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت چوکس و چوکنا رہیں تاکہ حکومت کو یہ جرأت نہ ہو کہ ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈال سکے یعنی مسلسل نگرانی ہی آزادی کی ضمانت ہے۔

7- جمہوریت (Democracy): یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شہری کی آزادی کا تحفظ صرف جمہوری طرز حکومت میں ممکن ہے۔ چونکہ جمہوریت عوام کی حکومت ہے اور ایسے نظام میں حکومت ایسے قوانین اور پالیسی آسانی سے نہ وضع کر سکتی ہے اور نہ ہی نافذ کر سکتی ہے۔ لہٰذا جمہوریت بھی آزادی کی اچھی محافظ ہے۔

8- معاشی مساوات (Economic Equality): آزادی کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں اقتصادی مساوات پائی جائے۔ ایسے ملک میں آزادی برقرار نہیں رہ سکتی جس میں امارت اور غربت میں بہت زیادہ فرق ہو۔ معاشی مساوات سے یہ مراد ہے کہ شہریوں کو زندگی کے کم سے کم لوازمات یکساں طور پر میسر آئیں۔

سوال: قانون اور آزادی کے تعلق کو واضح کیجئے۔

جواب: آزادی اور قانون میں تعلق

(Relation Between Liberty and Law)

آزادی اور قانون کے باہمی تعلق کے بارے میں مفکرین نے مختلف نظریات پیش کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1- مثالیت پسندوں کا نظریہ (Idealists Theory): اس نظریے کے مطابق قانون اور آزادی میں کوئی تضاد نہیں ہے بلکہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اس نظریے کے حامیوں کے نزدیک آزادی کا تصور بغیر ریاست اور قانون ممکن نہیں ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ افراد پر ریاست کا قانون اور پابندیاں جتنی زیادہ ہوں گی، افراد اتنے ہی زیادہ مطمئن اور خوشحال ہوں گے۔ اگر قوانین نہ ہوں تو معاشرہ افراتفری کا شکار ہو جائے۔

ہم مثالیت پسندوں کے اس نظریے کو بالکل درست قرار نہیں دیتے۔ اس نظریے کے حامیوں نے ریاست کی افادیت و اہمیت ضرورت سے زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کی ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ ریاست کا ہر قانون انسان کی آزادی میں اضافہ کرتا ہے۔ قانون کا دائرہ عمل جتنا وسیع ہوگا لوگوں کو اتنی ہی آزادی ہوگی۔ اگر ریاست میں بعض خود غرض لوگ برسر اقتدار آ جائیں تو وہ اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لئے قانون بنائیں گے۔ ایسے قوانین کی اطاعت آزادی نہیں بلکہ غلامی ہے۔ لہٰذا تمام قوانین آزادی میں اضافہ نہیں کرتے، بعض قوانین آزادی کو سلب کر لیتے ہیں اور آمریت اور مطلق العنانیت کو فروغ دیتے ہیں۔

2- انفرادیت پسندوں کا نظریہ (Individualists Theory): مثالیت پسندوں کے نظریے کے برعکس انفرادیت اور نراج پسندوں کا نظریہ ہے۔ ان کے نزدیک قانون اور آزادی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اس لئے آزادی اور قانون میں مطابقت نہیں ہو سکتی۔ ریاست کا ہر قانون فرد کی آزادی میں رکاوٹ ہے۔ ان کے نزدیک جتنا قوانین میں اضافہ ہوتا جائے گا اسی تناسب سے آزادی میں کمی واقع ہوگی۔ انفرادیت پسندوں کی رائے میں ریاست ایک برا ادارہ ہے، لیکن اسے برا سمجھتے ہوئے بھی وہ اسے ضروری خیال کرتے ہیں۔ معاشرے میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ریاست کا قیام ناگزیر ہے۔ نراج پسند تو انفرادیت پسندوں سے بھی دو قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ نراج پسندوں کے نزدیک ریاست ایک برائی ہے چنانچہ وہ ریاست کا سرے سے ہی خاتمہ چاہتے ہیں۔

3- صحیح نظریہ (Right Theory): مندرجہ بالا دونوں نظریات انتہا پسندانہ ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ان دونوں نظریات میں سچائی کے کچھ اجزا ضرور موجود ہیں لیکن پھر بھی اعتدال و توازن کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ نہ تو بہت زیادہ اور ہر قسم کے برے بھلے قوانین عوام کی آزادی میں اضافہ کرتے ہیں اور نہ ہی قوانین کی بالکل عدم موجودگی عوام کو آزادی بخشتی ہے۔ قانون سے آزادی میں اضافہ ہوتا ہے یا کمی واقع ہوتی ہے، اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ قانون کیا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا قانون کی طرف سے عائد کردہ بندشیں اور پابندیاں جائز ہیں یا نہیں اور دوسرے یہ کہ وہ تمام شہریوں کے مفاد میں ہیں یا نہیں۔ دراصل معاشرہ کے لئے قانون بھی ضروری ہے اور آزادی بھی۔ قانون اور آزادی کو ایک دوسرے کی ضد نہیں کہا جا سکتا ہے۔ قانون کئی طرح سے آزادی میں اضافہ کرتا ہے۔ اگر قوانین لوگوں کی خواہشات کے مطابق بنائے جائیں تو وہ آزادی میں اضافے کا موجب بنیں گے۔ آزادی کا مطلب حقوق کا تحفظ ہے اور یہ کام ریاست کا ہے، وہی حقوق عطا کرتی ہے اور اس کی حفاظت کرتی ہے مثلاً کچھ قوانین فرد کی جان و مال، آبرو و مذہب وغیرہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ موجودہ ریاستیں اپنے دستوری قانون میں شہریوں کو بنیادی حقوق دیتی ہیں اور ساتھ ہی ان کی حفاظت کا انتظام کرتی ہیں تاکہ حکومت لوگوں کی آزادی سلب نہ کر سکے۔

مساوات (Equality)

سوال: مساوات کا معنی و مفہوم اور اس کی مختلف اقسام بیان کریں۔

جواب: مساوات کا معنی و مفہوم

(Meaning of Equality)

www.downloadclassnotes.com

زمانہ قدیم سے آج تک انسان نے آزادی' مساوات اور اخوت کے خواب دیکھے ہیں اور یہ تینوں خواب ابھی تک پوری طرح شرمندہ تعبیر نہیں ہوئے۔ تاہم موجودہ زمانے میں ایسے حالات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں جن میں انسان کے یہ قدیم خواب پورے ہو جائیں گے۔

آزادی کی طرح مساوات کے بھی کئی معنی ہیں۔ عام طور پر مساوات سے لوگ دولت اور مادی اسباب کی نامساوی تقسیم کو ختم کر کے ان کی مساویانہ تقسیم مراد لیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ہر شخص کو تول کر یکساں دولت اور آمدنی دے دی جائے تو سب افراد مساوی ہو جائیں گے۔ مگر مساوات کے یہ معنی نہ صرف محدود ہیں بلکہ ناقابل عمل بھی ہیں۔ بالفرض محال اگر دولت کو ایک بار حکومت برابر برابر تقسیم بھی کر دے تو بھی یہ حالت قائم رکھنی ناممکن ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص روپیہ پیسے کا استعمال یکساں طور پر نہیں کرتا' جس کی وجہ سے ان کی دولت میں پھر غیر مساویت پیدا ہو جائے گی۔

اب اگر حکومت اپنے قانون' جبر اور اختیارات کے ذریعے ان غیر مساوی حالات کو پیدا ہونے سے روکے گی تو وہ انسانی کردار اور شخصیت کی عملی قوتوں کو کچل دے گی۔ لوگوں میں جانفشانی' حوصلہ مندی' پہل اور مسابقت کی عادات اور خصائل ختم ہو جائیں گے اور اس طرح تمام معاشرے پر بے حسی اور جمود طاری ہو جائے گا۔ جس کے باعث ملک کی ترقی اور خوشحالی مٹ جائے گی۔ ایسے حالات دولت کی غیر مساوی تقسیم سے پیدا شدہ حالات سے بھی زیادہ خطرناک اور مہلک ثابت ہوں گے۔ ان دلائل کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ انسان نے مساوات کا خواب ایسے حالات اور معاشرے میں ہی دیکھا جس میں غلام اور آقا' جاگیردار اور کسان' مزدور اور سرمایہ دار جیسے اقتصادی تضاد اور فرق پائے جاتے ہیں۔ مساوات کے پہلے معنی دولت کی ایسی مساویانہ تقسیم ہے کہ جس میں ملک کی ساری دولت سمٹ کر چند افراد کے ہاتھوں میں نہ رہ جائے بلکہ اس کی کم وبیش یکساں فراہمی میسر ہو۔

مساوات کے صحیح معنی یہ ہیں کہ معاشرے میں ہر فرد کو یکساں اور مساویانہ حقوق وفرائض اور فلاح وترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں اور اس کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ ایسے حالات تب ہی پیدا ہوں گے جب ہر فرد کو تعلیم اور تحصیل علم' کسب کمال اور معاش اور آرام وچین کے یکساں مواقع ملیں' امیر بننے کے مواقع ملیں مگر امیر اور غریب طبقے نہ ہوں۔ جس معاشرے میں طبقاتی تفریق اور امتیاز ہوگا' اس میں مساوات نہیں پائی جائے گی۔

مساوات کی اقسام (Kinds of Equality): مساوات کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ذیل میں چند اہم اقسام کا ذکر کیا جائے گا:

1- فطری مساوات (Natural Equality): فطری مساوات سے مراد انسان کی وہ یکسانیت اور مشابہت ہے جو فطرت نے اس کے ذہن' عادات' جبلت اور رجحانات میں پیدا کی ہے۔ مثلاً ہر انسان کو بھوک پیاس لگتی ہے' چوٹ لگنے پر تکلیف محسوس ہوتی ہے' گرمی اور سردی لگتی ہے' غمی اور رنج میں یکساں حالت ہوتی ہے۔ ہر ایک کو قدرت نے یکساں خاصیتوں اور صلاحیتوں کا جسم اور ذہن عطا کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تمام بنی نوع انسان ایک ہی نسل انسانی معلوم ہوتے ہیں۔ اس حد تک تو فطری مساوات حقیقی شے ہوئی مگر اس سے بعض اوقات دو اور معنی بھی اخذ کئے جاتے ہیں۔
اول' معاشرتی معاہدہ کے مفکرین نے دعویٰ کیا کہ حالت فطرت میں سب انسان فطری طور پر مساوی اور یکساں ہوتے تھے۔ یہ خیال غلط ہے' کیونکہ تاریخ میں کوئی دور ایسا نہیں گزرا جسے ہم حالت فطری کہہ سکیں۔ اس کے علاوہ اگر فطری مساوات کے یہ معنی لیے جائیں کہ ہر شخص پیدائشی طور پر سب افراد کے ساتھ یکساں اور برابر ہے' تو یہ خیال بھی غلط ہے۔ فطرت نے ہر انسان کو انسان تو بنایا ہے مگر مساوی نہیں بنایا' کیونکہ ہر ایک فرد اپنے جسم' کردار' طبیعت' مزاج' پسند' خیالات' صلاحیتوں' امنگوں' منصوبوں' تمناؤں وغیرہ وغیرہ میں دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ کوئی قد میں بڑا کوئی چھوٹا' کوئی موٹا کوئی پتلا' کوئی مرد کوئی عورت' کوئی ذہین' کوئی کند ذہن' کوئی سمجھدار اور کوئی احمق' کوئی قابل' کوئی نالائق ہوتا ہے۔ ان تضادات کے باعث ہر ایک کے رجحانات' صلاحیتیں اور ارادے مختلف ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ انسان فطری طور پر یکساں ہے' غلط ہے۔ صرف ایک بات ہے کہ ہر ایک میں مساویانہ طور پر انسانیت کے خواص پائے جاتے ہیں۔

2- شہری یا قانونی مساوات (Civil Equality): شہری یا قانونی مساوات سے مراد ہے کہ تمام شہریوں کو مساوی قانونی اور شہری حقوق اور مراعات دیے جائیں۔ تمام افراد قانون کے سامنے برابر ہیں' یعنی قانون سب سے برابر کا سلوک کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص قانون شکنی کرتا ہے تو اس کو وہی سزا ملتی ہے جو کسی دوسرے قانون شکن کو ملے گی۔ اگر قانون کوئی حق یا مراعات دیتا ہے تو وہ سب شہریوں کو یکساں طور پر حاصل ہوں گی۔ قانون امیر وغریب' ادنیٰ واعلیٰ' آقا اور محکوم کی تمیز نہیں کرتا۔ قانون کی نظروں میں نسل' مذہب' جنس اور دوسری قسم کی تفریق نہیں ہوتی۔

3- سیاسی مساوات (Political Equality): سیاسی مساوات کے معنی ہیں کہ ملک میں ہر شہری کو یکساں سیاسی حقوق حاصل ہوں۔ اس کو مساویانہ طور پر سیاسی معاملات میں شرکت کے مواقع ملیں۔ سرکاری ملازمت اور سیاسی عہدوں کو مساویانہ طور پر حاصل کرنے کا مجاز ہو۔ ٹھوس

الفاظ میں اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہر شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو، سیاسی پارٹی بنانے اور سیاست میں حصہ لینے کا حق اور سیاسی عہدے حاصل کرنے کا حق حاصل ہو اور سرکاری ملازمت کا یکساں موقع ملے۔ سیاسی مساوات، جمہوریت میں ہی ہو سکتی ہے۔ مگر جمہوریت میں بھی اس کے لیے اقتصادی مساوات کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر اقتصادی نامساوات پائی جائے تو سیاسی مساوات زیادہ عرصے قائم نہیں رہ سکتی۔

4- معاشرتی مساوات (Social Equality): معاشرتی مساوات سے مراد معاشرتی زندگی کے میل جول میں مساویانہ سلوک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے میں کسی قسم کے امتیازات اور تفریق اور تفاوت نہیں ہونی چاہئے۔ مثلاً ذات پات، چھوت چھات، پردہ، رنگ ونسل کا فرق یا نسلی اور رنگدار علیحدگی جس کو انگریزی میں Colour Bar اور Apartheid کہتے ہیں۔ ہندوؤں کے معاشرے میں ذات پات کا رواج، مسلمانوں کے معاشرے میں پردہ اور کثرت ازدواج، امریکہ اور یورپ میں سیاہ فام لوگوں سے نفرت اور علیحدگی، جنوبی افریقہ میں کالے آدمیوں کے خلاف علیحدگی (Apartheid) کی مہم تمام ایسے رواج اور طریقے ہیں کہ جن سے معاشرتی غیر مساوات پیدا ہوتی ہے، جن کی وجہ سے شادی بیاہ، رہن سہن، میل ملاپ اور دوسرے معاشرتی تعلقات میں بعد اور فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ ان سے قوم میں اتحاد اور یگانگت نہیں پیدا ہوتی۔ معاشرتی غیر مساوات اقتصادی مساوات کی عدم موجودگی سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

5- اقتصادی مساوات (Economic Equality): اقتصادی مساوات سے بعض وقت یہ سمجھا جاتا ہے کہ دولت کی تقسیم میں تمام فرق مٹا دیے جائیں اور سب کو یکساں طور پر دولت اور آمدن بانٹ دی جائے۔ مگر ایسی مساوات حقیقتاً محال ہے۔ اقتصادی مساوات کے صحیح معنی یہ ہیں کہ ضرورت مندی کی حد تک تو سب افراد کو یکساں ذرائع آمدن اور معاش حاصل ہوں مگر اس سے زیادہ آسائش یا دولت مندی میں فرق رہے۔ ٹھوس الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں تک دو وقت کی روٹی، تن ڈھکنے کے لیے کپڑا، علاج معالجے کے لیے دوائیوں، رہنے کے لیے مکان وغیرہ کا سوال ہے تو یہ ہر شخص کو میسر ہونے چاہئیں۔ مگر ان ضروریات سے بڑھ کر تونگر اور ثروت کے حاصل کرنے میں ہر شخص کو اپنی کوشش اور محنت کے مطابق صلہ ملنا اور فرق ہونا چاہئے۔ بقول لاسکی، اقتصادی مساوات دراصل نسبت ومناسبت کا سوال ہے۔ اس سے ایک حد تک معاشرتی ہمواری بھی مراد ہے تاکہ موجودہ وقتوں کے غیر مساوی حالات ختم ہو جائیں جو کہ ناداروں کی لاچارگی اور صاحب جائیداد کی عیش پرستی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، جن سے دل آزاری اور دل افگاری پیدا ہوتی ہے اور حسد اور رشک کے جذبات بھڑکتے ہیں۔ دراصل اقتصادی نامساوات ہی بغاوت اور انقلاب کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ ڈی ٹاکویل (De Tocqueville) کے قول کے مطابق ''نامساوات نے تاریخ انسانی میں ہمیشہ تمام انقلابات کو جنم دیا، جنہوں نے دنیا کی شکل بدل ڈالی۔''

سوال: آزادی اور مساوات کے باہمی تعلق پر باعث کریں۔

جواب:

آزادی اور مساوات
(Liberty and Equality)

آزادی اور مساوات کے باہمی تعلق کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض مفکرین کے نزدیک آزادی اور مساوات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ڈی ٹاکویل اس نقطہ نظر کے حامی ہیں۔ لارڈ آکسٹن کا اصرار ہے:

''مساوات کے شدید جذبے نے آزادی کی امید کو خاک میں ملا دیا ہے۔''

فرانسیسی انقلاب پسندوں کے نزدیک آزادی اور مساوات میں باہمی تعلق موجود ہے۔ اگر آزادی اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو مساوات کسی نہ کسی شکل میں ضرور شامل ہوگی۔ ٹانے کہتا ہے کہ آزادی اور مساوات کا کوئی اختلاف نہیں، اختلاف صرف اصطلاحات پر ہے۔

اگر آزادی سے مراد ہر شخص کو دولت کمانے اور اختیار کے حصول کا غیر محدود حق ہے تو پھر لارڈ آکسٹن کا قول صحیح ہے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی آزادی ہوگی وہاں معاشرتی نظام ضرور انحطاط پذیر ہوگا۔ تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر مساوات اس قسم کی ہو تو دولت اور اقتدار گنتی کے چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے گا اور اکثریت اس سے محروم رہ جائے گی۔ تقسیم دولت کی ناہمواری سے غریب اور کمزور افراد کے لئے آزادی کا حصول ناممکن بن جائے گا۔

جو لوگ دولت اور اختیار کے مالک ہوتے ہیں ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مساوات کے بجائے عدم مساوات قائم رہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی شخصیت کی تکمیل، اظہار اور ترقی کے ان مواقع سے محروم ہو جاتے ہیں جو ترقی کے لئے لازمی ہوتے ہیں۔ ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا ہے۔ مساوات کا مقصد ہی دولت اور اقتدار کے اختلافات کو دور کرنا ہے اور جو آزادی کی اصل بنیاد ہے۔ آزادی کا اصل مقصد تحفظ اور سلامتی ہے، لیکن سلامتی کا تقاضا ہے کہ ناہمواریاں ختم ہو جائیں کہ جو کمزوروں کو طاقتوروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتی ہیں۔

آزادی اور مساوات کے لیے مندرجہ ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے:

(i) فرد یا افراد کے لئے خصوصی مراعات کا خاتمہ۔

(ii) قانون کا مساوی طور پر تحفظ۔

(iii) اس کی ضمانت کہ جو اختیارات استعمال کئے جائیں گے وہ کسی خاص فرد کے فائدے کے لئے نہیں ہوں گے، بلکہ اجتماعی فائدے کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔

(iv) تمام کے لئے مساوی مواقع کی فراہمی۔

جہاں تک مساوی مواقع کی فراہمی کا تعلق ہے، موجودہ جمہوری دور میں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہ مساوی مواقع ہیں۔ اس کے نہ ہونے سے انتہائی لائق آدمی ضائع ہو جاتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ لاسکی اس سلسلے میں کہتا ہے:

''عام آدمی کو لازمی طور پر ایسے مواقع فراہم کئے جائیں تاکہ وہ اپنے آپ کو تلاش کر سکیں اور اپنی صلاحیتوں سے صحیح کام لے سکیں۔''

مساوات کے بغیر زندگی مذاق بن کر رہ جاتی ہے۔ شہری آزادی کا حصول اس وقت ہی ممکن ہے جب سب لوگ قانون کی نظر میں برابر ہوں اور سیاسی آزادی اس وقت مل سکتی ہے جب سب کو مساوی سیاسی درجہ حاصل ہو۔ معاشی آزادی اس وقت ہی قائم ہو سکتی ہے جب تمام لوگ اپنی اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہوں۔ دولت کی عدم تقسیم سے نہ تو شہری آزادی قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی سیاسی آزادی۔ میڈیسن کے کہنے کے مطابق:

''جھگڑے کا واحد ماخذ جائیداد ہے۔ آزادی لین دین پر مشتمل ہے۔''

جیسا کہ ارسطو کہتا ہے:

''آزادی کی بنیاد دوطرفہ تعلق ہے، جسے دوستی کہتے ہیں۔ جن لوگوں کا معیار زندگی تعلیم و ثقافت میں عدم مساوات ہو تو وہ آپس میں دوست نہیں ہو سکتے۔ اگر آزادی کا مطلب انسانی روح میں وسعت کی قوت ہے تو مساوی لوگوں کے علاوہ اور کہیں اس کا وجود نہیں ہو سکتا۔''

دولت کی ناہمواریاں لازمی طور پر ایک حقوق اور معاشرتی برتاؤ کے دائرے میں بھی ناہمواریاں پیدا کرتی ہیں۔ غیر مساوی اور ناہموار شہریوں کے معاشرے میں غریبوں کے ساتھ انصاف کی کوئی امید نہیں ہوتی۔ مساوات انصاف کی بنیادی شرط ہے۔ مختصراً آزادی اور مساوات ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ جمہوریت کا مطلب مساوات ہے اور مساوات کے ذریعے ہی آزادی حاصل کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

انشائی ...... حصہ دوم

مختصر سوالات و جوابات

سوال(i): قانون کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: قانون کو انگریزی زبان میں (Law) کہتے ہیں۔لفظ (Law) قدیم جرمن لفظ (Lag) سے ماخوذ ہے۔جس کے معنی ایسی شے کے ہیں جو جامد، ہموار اور یکساں ہو۔ لفظ ''قانون'' عربی زبان کا لفظ ہے جو قدیم یونانی لفظ (Kanon) سے اخذ کیا گیا ہے۔جس سے مراد دستور یا قاعدے کے ہیں۔

سوال(ii): وڈرو ولسن نے قانون کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: وڈرو ولسن نے قانون کے بارے میں کہا ہے'' قانون تسلیم شدہ افکار و عادات کا وہ مجموعہ ہوتا ہے جو یکساں قواعد و ضوابط کی صورت میں با قاعدہ واضح طور پر تسلیم کر لیا گیا ہو اور جس کو حکومت کے اختیار اور طاقت کی پشت پناہی حاصل ہو۔''

سوال(iii): قانون کے مقاصد کے حوالے سے مشہور فلسفی پاؤنڈ کیا کہتا ہے؟

جواب: قانون کے مقاصد کے حوالے سے مشہور فلسفی پاؤنڈ کہتا ہے کہ ریاست عوام کے مختلف گروہوں میں، بہتر تعلقات کے قیام اور امن سے بھرپور زندگی کے لئے قوانین کا نفاذ عمل میں لاتی ہے اور یہ عوام کو آگے بڑھنے اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔قانون کے ذریعے عوام کی زندگی متوازن ہوتی ہے۔اگر عوام کے اوپر کوئی روک ٹوک کا نظام نہ ہو تو تنظیم قائم نہیں ہو سکتی۔قانون کے بغیر افراتفری اور بے یقینی کا عالم ہوا۔

سوال(iv): قانون کے ماخذ کے حوالے سے ماہرین قانون کی علمی تشریحات سے کیا مراد ہے؟

جواب: قانون کا چوتھا اہم ماخذ ماہرین قانون کی علمی تشریحات ہیں یہ لوگ براہ راست قانون سازی میں حصہ نہیں لیتے مگر ہر حکومت قوانین وضع کرتے وقت ان ماہرین کی تشریحات کو پیش نظر رکھتی ہے۔مثال کے طور پر انگلستان میں انگریز ماہرین قوانین بلیک سٹون اور کوک وغیرہ اسلامی قوانین میں امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ، اور امام جعفر صادقؒ وغیرہ۔

سوال(v): آزادی سے کیا مراد ہے؟

جواب: لفظ آزادی (Liberty) لاطینی زبان کے لفظ (Liber) سے اخذ کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے''آزاد'' ہونا یا کسی قسم کی پابندیوں کے نہ ہونے کے ہیں۔آزادی کا حقیقی مفہوم قطعاً یہ نہیں کہ انسان شتر بے مہار کی طرح آزاد ہو، بلکہ آزادی کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ انسان کو کچھ پابندیوں میں رہتے ہوئے آزادی کی ایسی فضا میسر ہونی چاہیے جس میں نہ صرف اس کے حقوق بلکہ دوسروں کے حقوق بھی محفوظ ہوں۔

سوال(vi): نجی قانون سے کیا مراد ہے؟

جواب: نجی یا پرائیویٹ قانون سے مراد ایسے قوانین ہیں جو فرد کی شخصی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں۔زمین، جائیداد، کاروبار، وراثت، شادی بیاہ اور طلاق جیسے معاملات نجی قانون کے زمرے میں آتے ہیں۔

سوال(vii): حدیث کی اہم کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: (1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) سنن ابی داؤد
(4) سنن ابن ماجہ (5) سنن نسائی (6) جامع ترمذی

سوال(viii): آزادی اور قانون کے باہمی تعلق کے بارے میں انفرادیت پسندوں کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: قانون اور آزادی کے باہمی تعلق کے بارے میں انفرادیت پسندوں کا نظریہ یہ ہے کہ آزادی اور قانون ایک دوسرے سے بالکل الگ اور متضاد ہیں۔ ان کے مطابق جتنے قوانین ہوں گے آزادی اسی تناسب سے کم ہو جائے گی اور جتنے قوانین کم ہوں گے اتنی ہی آزادی بڑھ جائے گی۔ لہٰذا قوانین انسان کی آزادی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔

سوال(ix): آزادی کے مثبت پہلو سے کیا مراد ہے؟

جواب: آزادی کے مثبت پہلو سے مراد یہ ہے کہ ریاست صرف پابندیاں ہی عائد نہ کرے بلکہ وہ لوگوں کو ایسے مواقع فراہم کرے جن سے وہ اپنے حقوق سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ مواقع مساوی طور پر فراہم کرنا ضروری ہیں تاکہ تمام شہری بہتر طور پر اپنی شخصیت کی تعمیر و تکمیل کر سکیں۔

سوال(x): ''حکم نامے'' کیا ہوتے ہیں؟

جواب: حکم نامے کو انگریزی زبان میں (Ordinance) کہتے ہیں۔ حکم نامے سربراہ مملکت اس وقت جاری کرتا ہے جب مقننہ کا اجلاس نہ ہو رہا ہو۔ جب ہنگامی حالات کے پیش نظر ملک کے امن و امان و سلامتی کو خطرات لاحق پیش ہوں تو سربراہ مملکت حکم نامے جاری کر کے ملکی نظم و نسق کو وقتی سہارا دیتا ہے۔ حکم نامے کی مدت چند ماہ ہوتی ہے۔ اگر پارلیمنٹ حکم نامے کو پاس کر دے تو یہ حکم نامے مستقل قانون بن جاتے ہیں۔

﴿حصہ معروضی﴾

❑ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیں۔

-1 انگریزی لفظ Law قدیم لفظ Lag سے ماخوذ ہے۔ Lag کس زبان کا لفظ ہے؟
(الف) جرمن ✓ (ب) فرانسیسی (ج) یونانی (د) چینی

-2 یہ تعریف کس مفکر کی ہے'' قانون ظاہری افعال کا وہ عام قاعدہ ہے جسے سیاسی مقتدر اعلیٰ نے وضع کیا ہو۔
(الف) وڈرو ولسن (ب) پروفیسر ہالینڈ ✓ (ج) لاسکی (د) ژان بودان

-3 قانون کے حوالے سے غیر ضروری ماخذ کی نشاندہی کیجئے۔
(الف) رسم و رواج (ب) علم تشریحات (ج) عدالتی فیصلے (د) تقسیم اختیارات ✓

-4 قانون سازی کا کام کون سرانجام دیتی ہے؟
(الف) عدلیہ (ب) کابینہ (ج) انتظامیہ (د) مقننہ ✓

-5 آرڈیننس (Ordinance) کون جاری کرتا ہے؟
(الف) اٹارنی جنرل (ب) سپریم کورٹ (ج) چیف جسٹس (د) سربراہ مملکت ✓

-6 اسلامی قانون کے ماخذوں میں کون سا ماخذ بنیادی ہے؟
(الف) حدیث سنت (ب) اجماع (ج) قرآن مجید ✓ (د) قیاس

-7 جدید تصور آزادی کے مطابق آزادی کے کتنے پہلو ہیں؟
(الف) دو ✓ (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

-8 لفظ آزادی(Liberty) کس زبان کے لفظ (Liber) سے اخذ کیا گیا ہے؟
(الف) جاپانی (ب) انگریزی (ج) **لاطینی** ✓ (د) یونانی

-9 قانون کس زبان کا لفظ ہے؟
(الف) اردو (ب) یونانی (ج) جاپانی (د) **عربی** ✓

-10 کس مفکر کا قول ہے کہ قانون کا اہم ماخذ اسمبلی کی قانون سازی ہے؟
(الف) لاسکی (ب) **گلکرائسٹ** ✓ (ج) گیٹل (د) فائنر

-11 قانون کی اقسام ہیں:
(الف) **دو** ✓ (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

-12 سنت کا معنی ہے:
(الف) ترتیب دینا (ب) ہدایت (ج) **طریقہ اور قاعدہ** ✓ (د) مراعات

-13 کس ملک کے قانون کا تین چوتھائی حصہ رسمی قانون پر مبنی ہے؟
(الف) امریکہ (ب) فرانس (ج) چین (د) **برطانیہ** ✓

-14 انسان فطری طور پر ہے:
(الف) **مدنی الطبع** ✓ (ب) طاقتور (ج) جنگجو (د) خودغرض

-15 قانون کی سب سے قدیم اور ابتدائی شکل ہے:
(الف) ماہرین کی رائے (ب) **رسم و رواج** ✓ (ج) مذہب (د) عدالتی فیصلے

-16 آزادی کی یہ تعریف کس نے کی ہے؟ ''آزادی ایسی فضا ہے جو حقوق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔''
(الف) ہربرٹ سپنسر (ب) گیٹل (ج) **پروفیسر لاسکی** ✓ (د) پروفیسر سیلے

-17 کس نظریہ کے مطابق آزادی اور قانون ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہیں؟
(الف) مثالیت پسند (ب) جمہوریت پسند (ج) **انفرادیت پسند** ✓ (د) آمریت پسند

-18 کس کے بغیر پُرامن اور خوشگوار معاشرے کا قیام ممکن نہیں ہے؟
(الف) رسم و رواج (ب) مال و دولت (ج) سیر و تفریح (د) **قانون** ✓

☆☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com